

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی خیبر پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ یکم اپریل 2016 بمطابق

22 جمادی الثانی 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہرتاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَارْتَقِبُوْا لِمَا قَدَّمْتُمْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسَلَهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا يَسْتَوِيْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفٰرِقُونَ۔

(ترجمہ): اے ایمان والوں! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (یعنی فردائے قیامت) کے لئے کیا (سامان) بھیجا ہے اور (ہم پھر کہتے ہیں کہ) خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے انہیں ایسا کر دیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے۔ یہ بد کردار لوگ ہیں۔ اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں۔ اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ وَاٰخِرُ الدَّعْوَانَا اَنْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي۔ وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي۔ وَاَحْلِلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: پوائنٹ آف آرڈر، میڈم!

Madam Deputy Speaker: I am, I am sorry, I am going to take the Questions first.

جناب شوکت علی یوسفزئی: نامیڈم! میں ایک بہت Important بات کرنا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: میڈم، یہ جو ہمارے E-Governance کے جو سکریں ہمارے سامنے پڑے

ہیں، اس پہ انہوں نے یہ نام غلط لکھا ہے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Okey, it's very important but we will okey.

جناب شوکت علی یوسفزئی: میڈم، یہ پٹھا نخواستہ ہے، یہ پختہ نخواستہ ہے۔

Madam Deputy Speaker: I am sorry, I am going to take the Questions first. Ji, ji, okey, it's very important but we will, okey, okey, thank you. Question No. 2778, this is from Mohtarma Najma Shaheen Sahiba.

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

\* 2778 \_ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر جیلخانہ جات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں جیل ہسپتالوں کی تعداد کتنی ہے;

(ب) ان ہسپتالوں میں تعینات ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد کتنی ہے، مکمل لسٹ مہیا کی جائے،

نیز ہسپتالوں میں کیا کیا سہولتیں مہیا ہیں، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

ملک قاسم خان خٹک (مشیر برائے جیلخانہ جات): (الف) صوبہ خیبر پختونخوا کی جیلوں میں ہسپتالوں اور

ڈسپنسریوں کی تعداد 22 ہے۔

(ب) جیل ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد ایوان میں پیش کی

گئی ہے جبکہ ان ہسپتالوں/ڈسپنسریوں میں قیدیوں کیلئے صحت کی موجود سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) صوبے کی تمام جیلوں میں ہسپتال اور ڈسپنسری کی سہولیات موجود ہیں جن میں بیمار قیدیوں/حوالاتیوں کا روزانہ کی بنیاد پر معائنہ کیا جاتا ہے اور ساتھ موجود ادویات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

(2) تمام جیل ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف تعینات کیا گیا ہے جو کہ بیمار قیدیوں/حوالاتیوں کی 24 گھنٹے صحت کی سہولیات فراہم کرنے میں مصروف عمل ہے۔

(3) صوبے کی کچھ جیلوں کے ہسپتالوں میں Dental Chairs بیمار قیدیوں کے علاج معالجہ کیلئے مہیا کی گئی ہیں۔

(4) موجودہ مالی سال کے دوران صوبائی حکومت نے جیل ہسپتالوں میں بیمار قیدیوں کے علاج معالجہ کیلئے مبلغ 64 لاکھ 34 ہزار روپے فنڈز فراہم کئے ہیں جس سے جیل ہسپتالوں کیلئے ادویات اور دیگر ضروری طبی آلات خریدے جائیں گے۔

(5) جیل ہسپتالوں کے اندر علاج کے علاوہ بیمار قیدیوں کو ڈاکٹرز کی ہدایت کے مطابق جیل سے باہر ہسپتالوں کو بھی علاج کی غرض سے بھیجا جاتا ہے۔

(6) صوبے کی تمام سنٹرل جیلوں کو ایمبولینس کی سہولت حاصل ہے۔

(7) ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں سے باہر ڈاکٹرز ہفتہ میں ایک بار جیلوں کا دورہ کرتے ہیں اور بیمار قیدیوں کو علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔

(8) جیلوں میں قیدیوں کی بلڈ سکریننگ ٹیسٹ برائے ہیپاٹائٹس (بی)، (سی) اور (ایچ آئی وی) ایڈز کے ٹیسٹ کرائے جاتے ہیں اور مہلک امراض میں مبتلا قیدیوں/حوالاتیوں کو جیل کے اندر اور باہر ہسپتالوں میں علاج معالجہ کی سہولت دی جاتی ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ، جناب چیئر پرسن صاحبہ۔ جناب! میرا یہ کونسلین جیلوں کے بارے میں ہے، یہاں پہ بتایا گیا ہے کہ جیلوں میں، ہسپتالوں میں ڈسپنسریوں کی تعداد 22 بتائی گئی ہے صوبہ بھر میں، لیکن جو کچھ یہاں پر بیان کیا گیا ہے، میرے خیال میں یہ سہولیات گراؤنڈ پہ موجود نہیں ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرونگی کہ اس پہ باقاعدہ انکوآری کمیٹی بنائی جائے اور صوبے میں ایسے بھی ضلعے ہیں جہاں پہ جیل کا سٹاف موجود ہے لیکن وہاں پہ جیل نہیں ہے، یہ میرے خیال میں سوات

کی ایک رپورٹ ہے میرے پاس اور یہ جو ہے تو یہاں جو بتائی گئی ہے، جو تفصیل بتائی گئی ہے تو اس میں ایسا ہے کہ جو یہاں صحت کے بارے میں سہولیات بتائی گئی ہیں، وہ تو ہمارے ہسپتال میں بھی موجود نہیں ہیں تو میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرونگی کہ اس کے بارے میں۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: لیس۔ ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ محترمہ میڈم سپیکر، جواب دیر مفصل دے خو بھر کیف چہی دوئی وائی چہی دا جیلونو کبہی سہولیات، مونبرہ ہر جیل کبہی خیلہ ڈ سپنسری، ہسپتال شتہ خو کہ چرتہ داسہی بیماروی چہی ہغہ بھر جیل تہ استولہی شی، ڈ سترکت ہید کوارتر تہ، مین ہسپتال تہ نو مونبرہ ہغہ مریض چہی کوم دے ہغلتنہ ریفر کوؤ او ہغلتنہ ئے باقاعدہ علاج کوؤ او خومرہ پورہی چہی د قیدیانو تعداد دے، دیکبہی شک نشتہ چہی ز مونبرہ تہولہ صوبہ Over load دہ او پہ دہی بارہ کبہی مونبرہ دیر زر، آراستی کانفرنس، چہی کوم دے پہ دہی باندہی د وزیر اعلیٰ صاحب پہ ہدایت باندہی مونبرہ راغبنتہی دے او انشاء اللہ داد دوئی چہی کوم مسائل دی، دا ہغہ کونسچن Already کمتہی تہ لار دے او دا بہ اوس زہ یقیناً چہی داد دوئی شہ وائی، د دہی بہ زہ انکوائری کوم د اللہ پہ فضل سرہ دوئی بہ زہ مطمئن کوم شکریہ۔

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: It's related to this one?

جناب عبدالستار خان: جی، میڈم۔

Madam Deputy Speaker: Okay.

جناب عبدالستار خان: میڈم، یہ سوال ہمارے جیلخانہ جات کے متعلق، مطلب بڑا اہم سوال ہے اور یہاں پہ محکمے نے اور منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ صوبے کی مختلف جیلوں میں 22 ڈسپنسریز تو ہیں لیکن دور دراز علاقوں میں جو سب جیل ہیں، ہمارے خصوصاً بنگرام، شانگلہ اور کوہستان میں، ان جیلوں میں ڈسپنسریز نہیں ہیں۔ ایک تو میں یہ Point out کر لوں پہلے، دوسرا یہ ہے کہ اس میں جو جواب انہوں نے لکھا ہے کہ Blood screening پیپائٹس بی اینڈ سی، ایچ آئی وی ایڈز کے بارے میں ہے، کینسر کے بارے میں، وہاں پہ ڈسپنسری نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر نہ ہونے کی وجہ سے میرے حلقے میں سب جیل داسو میں اس دن

ایک بندہ کینسر سے مر گیا ہے، میں نے حتی الوسع کوشش کی کہ ان کو ریفر کریں، آگے کسی بڑے ہسپتال میں تو یہ Arrangements ہماری جیلوں میں نہیں ہیں، یہ ایک انسانی بات بھی ہے، لہذا اس پہ منسٹر صاحب ہمیں Commitment دیں کہ جن جیلوں میں ڈسپنسریز نہیں ہیں، وہاں پہ ادویات، ڈاکٹرز اور ڈسپنسریز کو Insure کرائیں کہ کیا ان کا پروگرام ہے یا یہاں نہیں ہے؟ ہمیں بتایا جائے۔

جناب سلیم خان: میڈم، ایک سپلیمنٹری میرا بھی ہے، اس کے ساتھ۔

Madam Deputy Speaker: Is supplementary with this one?

Mr. Saleem Khan: Yes, with this one.

Madam Deputy Speaker: Okay.

جناب سلیم خان: تھینک یو، میڈم۔ محترم منسٹر صاحب نے کہا کہ تمام جیلوں میں ڈسپنسریز ہیں مگر میڈم! ڈسپنسریز تو جیلوں کے اندر ہیں مگر وہاں پہ ایسے کوئی ٹیکنیشنز یا کوئی ڈسپنسرز ہوتے ہیں، وہاں پہ میڈیکل آفیسر ز کی پوسٹیں ہیں مگر وہاں پہ کوئی میڈیکل آفیسر اس جیل کے اندر نہیں ہے جس کی وجہ سے جتنے بھی جو قیدی ہیں، ان کا ایک تو کہیں اور لے جانے کیلئے مسئلہ ہوتا ہے، سیکورٹی کا بھی وہ ہوتا ہے، بھاگنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے تو اس وجہ سے ان کی Proper treatment جیل کے اندر نہیں ہوتی ہے، تو میرا سوال ہے منسٹر صاحب سے کہ یہ ان جیلوں کے اندر میڈیکل آفیسرز کی اپوائنٹمنٹ کب کریں گے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ملک قاسم صاحب۔

مشیر جیل خانہ جات: شکریہ، میڈم سپیکر۔ میں عبدالستار خان کا بہت مشکور ہوں اور سلیم خان کا بھی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے اچھے پوائنٹ کی نشاندہی کی ہے اور یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ Already ہم نے اپنے ہیلتھ ونگ میں، میں نے تو Already ڈیمانڈ کی ہوئی ہے۔ میں نے اس کو کسٹن میں جو جواب دیا ہے کہ وہاں ہسپتالیں ہیں، ڈسپنسریاں ہیں مگر وہ معقول علاج نہیں ہے، اس لئے ہم ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے رابطے میں ہیں اور ان سے باقاعدہ ہم نے ڈاکٹر مانگے ہیں، ہیلتھ کو، ہم نے خط لکھے ہیں اور ابھی اس کے بارے میں ہم نے اجلاس بلا یا ہے، ہمیں پراجیکٹ ونگ چاہیے، ہمیں ہیلتھ ڈائریکٹریٹ چاہئے کیونکہ ہماری اتنی بڑی Strength ہو گئی اب کیونکہ روز بروز جرائم پیشہ افراد جیلوں کی طرف آرہے ہیں تو یہ جو مطالبہ ہے، انکا بالکل درست ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کا ازالہ کریں، انشاء اللہ۔

Madam Deputy Speaker: Shahram, do you want to add something to this?

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی)}: جی سپیکر صاحبہ، بالکل ان کی بات صحیح ہے کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان کو سروسز Provide کرتا ہے اور ہماری ملک صاحب سے اور ان کے ڈیپارٹمنٹ سے یہ ڈسکشن چل رہی ہے کہ ہر جیل جو ہے، وہاں پہ ایک ایسا وارڈ بنایا جائے جہاں پہ وہ ساری Facilities ہیلتھ کی Provide کی جائیں، Technical assistance یا اور جو ہوگی، وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان کو Provide کرے گا لیکن یہ خود چونکہ ڈیپارٹمنٹ ان کا ہے تو یہ ان کو Lead کرنا ہوگا تو اس میں ہم ان کو Support کرتے ہیں اور سیکرٹری ہیلتھ کی IG Prisons سے Already بات ہوگئی ہے اور اس پہ کام چل بھی رہا ہے تو اب Way forward کیا ہے؟ ڈیٹیلز تو مجھے اس وقت پتہ نہیں ہے لیکن ہمارا ارادہ یہی ہے جو ملک صاحب نے کہا کہ ہسپتال، جیلخانہ جات میں At least ایک ایک وارڈ ہونا چاہیے Health facility کے حوالے سے، At times رات کو Prisoners کو کچھ تکلیف ہو جائے یا کسی اور ٹائم، تو ان کو Health facilities provide کرنی چاہئیں تو انشاء اللہ وہ ہو رہی ہیں جی۔

جناب محمود جان: میڈم، کورم پورا نہیں ہے، جی کورم۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ شہرام صاحب نے جواب بھی۔۔۔۔۔

جناب محمود جان: میڈم، کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے؟

جناب محمود جان: جی میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ کاؤنٹ کریں ذرا، کاؤنٹ کریں ذرا۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Madam Deputy Speaker: The Quorum is complete, so we will continue.

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: Okay, you want in relation-----

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جی میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، پلیز ان کامینک آن کر دیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم، Kindly Madam! میں آپ کے سامنے یہ بات لانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Excuse me, just one minute، میری بات سنیں، آپ اپنی سیٹ پہ آجائیں پلیز، آپ اپنی سیٹ پہ آجائیں، Please, I am going to listen to you، آپ اپنی سیٹ پہ آجائیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: Madam Speaker! Being a doctor، جیسے کہ سب نے کہا کہ ڈسپنسریاں نہیں ہیں، ڈاکٹرز نہیں ہیں، ہسپتالوں، جیلوں میں تو Kindly اگر آپ اس کی یہاں پہ کوئی ایک کمیٹی بنادیں اور وہ کمیٹی اس پر کام کرے کہ کے پی کے میں جتنی بھی جیلز ہیں، جیسے لکی ہے، بنگرام ہے، جتنے بھی یہ نام لئے ہیں تاکہ اس پہ کم از کم اسمبلی سے یہ ایک چلی جائے، پروپوزل چلی جائے، کم از کم وہاں پہ تو کوئی ڈسپنسریا میڈیسن، کوئی اس چیز کا تو کم از کم وہ ہر جیل میں ہونی چاہیے، یہاں پہ میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ کوئی کمیٹی مقرر کریں اس سلسلے میں، تاکہ یہ ایشو حل ہو جائے۔

Madam Deputy Speaker: Sobia, please Sobia, I am not going to take your Question, you can go to your seat, okay.

میں پینڈنگ کر دوں گی، آپ کا اس کے بعد آ رہا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی میڈم، بس میں جا رہی ہوں لیکن ایک ضروری بات ہے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: You can't talk across the table with me, sorry, you can't talk like that. Yes, Qasim Sahib.

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر، جیل میں Facilities نہیں ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مائیک آن کر دیں، خیر ہے۔

جناب عبدالستار خان: ہمارے ہیلتھ منسٹر صاحب بھی کہتے ہیں کہ ہونا چاہیے لیکن یہ کب تک ہوگا؟ کوئی Time bar ہے، اس میں ہمیں ٹائم بتائیں گے کہ کب تک یہ ریفرنسز لائیں گے؟ اس میں یہ دو حوالوں سے، ڈسپنسریز کے حوالے سے، ڈاکٹرز کے حوالے سے، دوسرا میڈم! میں پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا ہوں کہ آج گورنمنٹ Willingly اجلاس کو وہ کرنا چاہتی ہے کیونکہ ہماری ترامیم ہیں بہت سے بل میں، لہذا ان

کو Face کرنا چاہیے، یہ ہماری اسمبلی ہے اور یہاں پہ لیجسلیشن ہوتی ہے، بڑی اہم آج، مطلب ایجنڈا ہے، جان بوجھ کر حکومتی ممبران باہر جاتے ہیں اور اس میں اگر وہ کریں گے تو یہ بہت بڑی عجیب سی تاریخ ہوگی ہماری صوبائی اسمبلی کی، گورنمنٹ کو بھاگنا نہیں چاہیے، آنا چاہیے، Face کرنا چاہیے۔

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: قاسم صاحب۔

مشیر جیلخانہ جات: جی دا خبرہ ڀیرہ غلطہ دہ چہی گورنمنٹ مندہ کوی، سوال نہ پیدا کیبری، مونر پہ فرنٹ لائن باندی جنگیرو، دا تصور مہ کوہ او نہ چانہ یریرو، پہ دیکبئی (تالیاں) دا جواب دے چہی منور خان صاحب کومہ خبرہ وکرہ، دہ کمیٹی زہ سپورٹ کوم، مونر غوارو چہی پہ جیلونو کبئی اصلاحات راشی، مونر غوارو چہی د جیل قیدیانو تہ سہولیات نا پیدا دی او پیدا شی، دا کمیٹی زہ سپورٹ کوم او بالکل د جورہ شی خکہ چہی دا خود خلقو د مفاد خبرہ دہ، بیا چہی زہ د مفاد خبرہ نہ کوم، بیا بہ زہ غلط کوم۔ شکریہ جی۔

Madam Deputy Speaker: Okay. So, Qasim Sahib is supporting the Committee, so we will have a committee but we will consider the names afterwards, okay, not now.

قاسم صاحب! تاسو غوارو چہی دا تاسو سٹینڈنگ کمیٹی تہ ریفر کری، تاسو غوارو چہی دا؟

مشیر جیلخانہ جات: دا د دوئی مرضی دہ، د مؤور مرضی دہ چہی ہغہ خہ وائی، کہ وائی چہی لار د شی زمونرہ کمیٹی تہ، شاہ حسین خان ئے صدر دے، زہ ئے سپورٹ کوم، کہ چرہی دے وائی چہی بلہ کمیٹی د جورہ شی، مونر غوارو چہی دہی جیل کبئی کوم اسیر خلق دی چہی ہغوی تہ آرام ملاؤ شی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, you will have to decide, you want to refer it to Standing Committee or do you want to have a separate committee? You have to decide. اوکے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم، سپیشل کمیٹی بنانی چاہیے۔



محترمہ ڈپٹی سپیکر: سپیشل کمیٹی بنانی چاہیے۔ Okay, we will make a Special

Committee اور نام اس کے بعد Decide کریں گے۔ Thank you very much.

اس کا مائیک آن کر دیں۔ Next Question, 2779, Muhtarma Najma Shaheen.

محترمہ نجمہ شاہین: بس اس کیلئے یہ ہے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Please, read you Question No. Najma Bibi.

محترمہ نجمہ شاہین: میری بھی یہی Suggestion ہے کہ ایک کمیٹی۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Najma Bibi! Please read your Question No.

محترمہ نجمہ شاہین: اچھا، دوسرا چلا گیا، 2779۔

\* 2779 \_ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر جیلخانہ جات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں ڈسٹرکٹ جیل موجود ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ڈسٹرکٹ جیل کوہاٹ میں کل کتنے قیدیوں کی گنجائش ہے اور

موجودہ قیدیوں کی تعداد کتنی ہے، مکمل تفصیلات مہیا کی جائیں؟

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل کوہاٹ میں کل 500 قیدیوں کی گنجائش ہے اور موجودہ قیدیوں کی تعداد 558 ہے،

جن میں قیدیوں کی 72 اور حوالا توں کی تعداد 488 ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ نجمہ شاہین: اس کو سچن پہ بھی میں یہی کہوں گی کہ اس کیلئے بھی ایک کمیٹی بنائی جائے، انکو اٹری

کمیٹی جو کہ اس کا کوئی حل نکال سکے کیونکہ اس طرح کا ایک کونسلر میرا ایک سال پہلے بھی کمیٹی کو ریفر ہوا

تھا لیکن ابھی تک اس پہ کچھ کام نہیں ہوا، اس لئے اس کو سچن کو میں یہ کہوں گی کہ اس کیلئے بھی ایک

انکو اٹری کمیٹی بنا کے اس کیلئے کوئی Solution نکالا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ملک قاسم صاحب۔

مشیر جیلخانہ جات: بالکل، زہد میدم شکریہ ادا کوم، مونر بہ Already دد پیار تمننت

پہ لیول بانندی ددی انکو اٹری وکرو او کمیٹی بہ جو رہ کرو او انشاء اللہ العزیز

دوئ بہ زہ Satisfy کرم او ددی سرہ Already ما خبرہ کپڑی دہ، ددی Already

دا کونسچن کمیٹی تہ لار دے او Already زیر غور دے جی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you, Qasim Sahib, okay. The Committee will look into it. There will be one committee, not two or three committees, one committee that will be Inquiry Committee, that will be recommendatory committee, that will be everything, not two committees, one committee, okay. Najma Shaheen Bibi, again.

محترمہ نجمہ شاہین: 2793، یہی ہے نا۔

Madam Deputy Speaker: Right, you are right, 2793 is right Question.

\* 2793 \_ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے ڈی اے کوہاٹ میں سپیشلسٹ میڈیکل آفیسرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کام کر رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ میڈیکل آفیسرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور کلاس فور کی کل تعداد بمعہ نام و پتہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان { سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی) } : (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ میڈیکل آفیسرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور کلاس فور ملازمین کی کل تعداد بمعہ نام و پتہ کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

محترمہ نجمہ شاہین: اچھا اچھا، یہ میرا کونسلر ہیلتھ کے بارے میں ہے کہ پیرامیڈیکل سٹاف اور جو کلاس فور کی تعداد ہے، انہوں نے مجھے اس کے بارے میں ساری تفصیل تو فراہم کر دی ہے لیکن یہاں پہ بعض آسامیاں خالی ہیں اور بعض ایسی جگہ پر ہیں جو کہ لوگوں نے یہ کوارٹرز اور مکان جو ہیں، وہ لیکر یا تو کرایہ پر دیئے ہوئے ہیں یا پھر ان پہ قبضہ کیا ہوا ہے، تو منسٹر صاحب سے میری درخواست ہوگی کہ اس کیلئے مجھے ڈیٹیل بتائیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہیلتھ منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ، سپیکر صاحبہ۔ بالکل ایم پی اے صاحبہ سے میری اسمبلی سیشن سٹارٹ ہونے سے پہلے بھی بات ہوئی ہے اور انہوں نے جو Concerns show کئے، ایک تو خالی پوزیشن ویسے بھی، اس دن بھی اس پہ بات کی تھی کہ Hiring گریڈ 18 کی ہو رہی ہے، پیرامیڈیکس کی ہو

رہی ہے اور گریڈ 17 کی ہو چکی ہے تو ہم Post out کر رہے ہیں، انشاء اللہ تو وہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ جہاں تک انہوں نے کوارٹرز کی بات کی کہ الاٹمنٹ ہے، انہوں نے ایٹو Raise کیا اور میں نے اپنے ساتھ نوٹ بھی کر لیا اور ڈیپارٹمنٹ کو بھی کہہ دیا ہے تو انشاء اللہ اگلے ہفتے کو، کیونکہ آج تو Friday ہے، اگلے ہفتے ایم پی اے صاحبہ کے ساتھ بیٹھ کر یہ ہمیں Identify کرینگے کہ کیا ان کی ڈیٹیلز ہیں؟ اور ڈیپارٹمنٹ Accordingly اس پرائیکشن لے گا اور پھر ان سے انشاء اللہ ڈیپارٹمنٹ ان کو On board بھی کر لے گا تو If she is satisfied، جو ان کا Concern ہے، وہ ہمارا بھی ہے تو اس پہ ہم انکو آڑی کر کے We will update her انشاء اللہ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نجمہ بی بی! Answer تو Satisfactory ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: بالکل، شکریہ، جناب منسٹر صاحب۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نیکسٹ کونسلین، نجمہ شاہین بی بی۔

محترمہ نجمہ شاہین: 2409، یہ بھی اسی سے Related Question ہے، اس کے بارے میں بھی بیٹھ کر ہی بات کر لیں گے، جناب۔

\* 2409 \_ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے ڈی اے کوہاٹ میں سپیشلسٹ میڈیکل آفیسرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کام کر رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ میڈیکل آفیسرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور کلاس فور کی کل تعداد بمعہ نام اور پتہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان { سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی) } : (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوہاٹ میں سپیشلسٹ، میڈیکل آفیسرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور کلاس فور کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Madam Deputy Speaker: Najma Shaheen Bibi, your next Question, please.

محترمہ نجمہ شاہین: 2794۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 2794-

محترمہ نجمہ شاہین: وہ ہو گیا ہے جی، وہ ہو گیا ہے۔

Madam Deputy Speaker: You are satisfied? so you can read it, please read the Question number and say you are satisfied.

\* 2794 \_ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں ڈویژنل ہسپتال موجود ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف کی فی الوقت کل کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، نیز ان آسامیوں پر کتنے ملازمین اور ڈاکٹرز تعینات ہیں، ان کے نام و عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان { سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی) } : (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف و دیگر عملہ کی منظور شدہ، پر شدہ اور خالی آسامیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نجمہ شاہین: بس، وہ ان میں سے ہو گیا ہے، Satisfied ہوں میں اس کو کسچن سے۔

Madam Deputy Speaker: Okay.

محترمہ نجمہ شاہین: ہاں جی، اچھا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چلو۔

محترمہ نجمہ شاہین: 2795، میڈم بولیں تو میں بولوں گی۔

\* 2795 \_ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں میسنم سنٹر میں زچہ بچہ کا ادارہ قائم ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ زچہ بچہ سنٹر میں تعینات ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد کتنی ہے، نیز سنٹر میں روزانہ کتنے مریض آتے ہیں اور ان سے کتنی فیس وصول کی جاتی ہے، مکمل تفصیلات مہیا کی جائیں؟

جناب شہرام خان { سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی) } : (الف) مذکورہ سنٹر ڈیپارٹمنٹ آف ہیلتھ کے زیر انتظام نہیں ہے بلکہ اس کا انتظامی کنٹرول ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر کوہاٹ کے پاس ہے۔

Madam Deputy Speaker: Yes, yes, carry on.

محترمہ نجمہ شاہین: جناب میڈم، یہ کونسی میرا کوئی ایک سال سے یہ بھی چل رہا ہے لیکن یہ کونسی جو ہے، یہ تو سوشل ویلفیئر سے Related ہے، جس وقت آپ اس کی سنٹر تھیں تو اس وقت یہ کونسی آپ کیلئے بھی گیا تھا جناب، یہ جو ہے سوشل ویلفیئر والے صحت کیلئے بھیجتے ہیں اور ان سے جو ہے تو سوشل ویلفیئر والوں کی طرف آتا ہے لیکن اس کا کوئی واضح جواب نہیں دیا جا رہا، تو یہ اصل جو کونسی ہے، تو یہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ والوں کیلئے ہے۔

Madam Deputy Speaker: Social Welfare. Dina Naz Bibi! You can read the Question, you are Parliamentary Secretary.

یہ کہتی ہیں کہ سوشل ویلفیئر سے ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ جو کوہاٹ میں ایک ادارہ ہے، ہلال احمر۔۔۔۔۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: کونسی نمبر 2795۔

محترمہ دینا ناز (پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): سوری میڈم! ذرا کونسی دہرا دیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: کوہاٹ سنٹر میں زچہ بچہ کا ادارہ قائم ہے، اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ہاں ہے، سوشل ویلفیئر کوہاٹ کے پاس ہے لیکن آگے اس کا جواب جو ہے، مکمل تفصیل اور وہ اس کی بیان نہیں کی گئی ہے۔ یہاں بتایا جا رہا ہے کہ ویلفیئر والوں کے پاس ہے لیکن ادھر محکمہ صحت والوں سے جواب پوچھا گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: میڈم سپیکر، جہاں تک مجھے علم ہے، زچہ بچہ سنٹر کوہاٹ میں، کوہاٹ میں میرے علم میں نہیں ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نجمہ شاہین: ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: کہ زچہ بچہ سنٹر سوشل ویلفیئر کے پاس ہو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام صاحب۔

سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): سپیکر صاحبہ، ایم پی اے صاحبہ سے بات ہوئی ہے کیونکہ ایم پی اے صاحبہ کو ڈیٹیل کا پتہ نہیں ہے کہ یہ کونسی، کیونکہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ریفر کیا گیا تھا تو یہ واقعی ان کے ڈیپارٹمنٹ کا ہے لیکن ان کو اتنا ٹائم دیں تاکہ یہ ڈیپارٹمنٹ سے Consult کر کے، تو اگلے ٹائم اس کو وہ جواب دیں کیونکہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو کونسی آیا ہے اور Next اس میں رکھ لیں تو ان کو جواب، کیونکہ

ڈیپارٹمنٹ کو جائے گا اور ڈیپارٹمنٹ جواب دے گا تو مطلب ان کو Answer بھی مل جائے گا، ایم پی اے صاحبہ کو، لیکن Next Session میں کر لیں، میری ریکوریٹ ہوگی کیونکہ ہیلتھ کو آیا ہے اور ہیلتھ کے پاس اس کی ڈیٹیل نہیں ہے، یہ سوشل ویلفیئر کا ہے، تو اتنا نام دیدیں، پلیز۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Just one, just one minute، نجمہ بی بی! یہ لکھا ہے نا۔ کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ۔ تو وزیر صحت کو ایڈریس کیا ہوا ہے یہ کون سچن۔

محترمہ نجمہ شاہین: نہیں، یہ Answer جو ہے، یہ Answer جو ہے، یہ سوشل ویلفیئر والوں کی طرف سے اور اس میں ان کا ذکر کیوں کیا گیا ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نجمہ بی بی! یہ آپ نے ایڈریس ہیلتھ منسٹر کو کیا ہے نا، تو اوکے، آپ یہ Next time لائیں اور ان کو ایڈریس کر کے لے آئیں۔ نیکسٹ کون سچن، نیکسٹ کون سچن۔

محترمہ نجمہ شاہین: تو اس کے Answer میں سوشل ویلفیئر کا ذکر کیوں کیا گیا ہے؟  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ۔

محترمہ نجمہ شاہین: اس میں بتایا گیا ہے کہ انتظامی کنٹرول ڈسٹرکٹ ویلفیئر کوہاٹ کے پاس ہے۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، شہرام۔

سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): دیکھیں جناب سپیکر صاحبہ، اس طرح ہے کہ یہ کون سچن ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا گیا ہے جبکہ یہ سوال سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو جانا چاہیے تھا تو ہم یہ نہیں کہتے، تو اس کے دو طریقے ہیں، یا یہ دوسرا کون سچن لے آئیں اور ڈیپارٹمنٹ کو چلا جائے ایک، یا بہتر طریقہ دوسرا میں Suggest کرتا ہوں ایم پی اے صاحبہ کو کہ منسٹر کنسرنڈ، اور ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ یہ بیٹھ جائیں اور ایم پی اے صاحبہ جو ہیں، پارلیمانی سیکرٹری یہی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ان کی میٹنگ اگلے ہفتے Arrange کر دیں، ان کے جو ایشوز ہیں، ادھر ہی Resolve ہو جائیں گے کیونکہ ان کے جو Concern ہیں، وہ ڈیپارٹمنٹ کلیئر کر دے گا تو ان کے مسئلے کا حل پیدا ہو جائے گا، تو میری ریکوریٹ ہوگی، اگر ایسا ہو گیا پلیز۔  
محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔ دینا بی بی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں: شکریہ میڈم سپیکر۔ اصل میں یہ کنفیوژن ہے کہ کونسی کونسی  
 انہوں نے کیا ہے وزیر صحت سے اور جواب ان کا یہ آیا ہے لیکن Recently اگر کچھ ایسا ہوا ہے جس کے  
 ابھی تک ہمیں Minutes یا ہمیں رپورٹ نہیں ملی ہے لیکن میرے خیال میں میں خود کو ہاٹ میں رہتی  
 ہوں کہ سوشل ویلفیئر کے پاس کوئی زچہ بچہ سنٹر نہیں ہے لیکن پھر بھی ہم اس کا پتہ کر لیتے ہیں۔ میری یہ  
 میڈم سے ریکویسٹ ہوگی کہ اس کونسی کو یہ کلیئر یا تو سوشل ویلفیئر کو کریں یا Totally ہیلتھ کو کریں۔  
 تھینک یو۔

Madam Deputy Speaker: Okay, thank you. Next Question, Muhtarm janab Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

جناب سلیم خان: میڈم، اس میں میرا ایک ضمنی کونسی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سوری، ضمنی، یہ 2901 میں؟ 2901 تو اب مؤور نہیں ہے، ابھی کیا ہی نہیں ہے۔

مائیگ آن کر دیں Okay, you can read this, all right

جناب سلیم خان: میڈم! چونکہ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب آج نہیں ہیں تو یہ کونسی چونکہ Put ہوا  
 ہے اور اس میں ضمنی کونسی میرا یہی ہے کہ کیا وزیر بہبود آبادی یہ فرمائیں گے کہ Regional  
 Training Institute کے تحت بہت ساری طالبات ہر سال 2015 کے بعد یہ نرسنگ کونسل کے  
 ساتھ Examination دیتی ہیں تو ان کو ابھی تک سرٹیفیکیٹ ایشو نہیں ہوئی ہے تو یہ اس سے متعلقہ  
 کونسی ہے جی، یہ ان کو کچھ سرٹیفیکیٹس کب تک ایشو ہوں گی؟

Madam Deputy Speaker: Shahram Sahib! Yes, you want to answer this 2901? This is from Wazir e Sehat.

جو بھی کھڑا ہو گا پلیز، اپنے کونسی نمبر ذرا پڑھا کریں۔

سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): سپیکر صاحبہ، انہوں نے کونسی کونسی اور کیا، کسی اور کونسی کو  
 انہوں نے Raise کیا ہے، 2901 نہیں ہے، پاپولیشن سے ہے تو مؤور بھی نہیں ہے اور Relevant تو  
 اس کو میرے خیال سے، مؤور بھی نہیں ہے۔

Madam Deputy Speaker: Yes, okay, so we move to the next one.

سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): یہ اپنا فریش کونسی لے آئیں، پلیز۔

Madam Deputy Speaker: Sobia Shahid, you want to say something? Please read your Question number.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحبہ۔ جناب سپیکر صاحبہ، بات دراصل یہ ہے کہ یہ ایجنڈا اور کوئسٹن کے جو Answers مجھے ملے ہیں، یہ آج ہی یہ ابھی ملا ہے جس میں ہمیں اتنا نام نہیں ہے کہ میں اس کو سٹی کر سکوں اور میں Reply آپ کو دیدوں اس کے بارے میں۔ دوسری، یہ میرا ایک کوئسٹن ہے لاسٹ میں، لائنس کے بارے میں، جو اتنی فائلز لا کر میرے ٹیبل پہ رکھی ہوئی ہیں تو میں کس، جواب کو ابھی Find out کروں گی اور میں آپ لوگوں کو بتاؤں کہ یہ، اور دوسری بات، ہماری پارٹی کا ہے، اکبر حیات صاحب، ان کا تعزیتی ریفرنس ہے تو میں ادھر جا رہی ہوں تو میرے سارے کوئسٹن جو ہیں، اس ریویسٹ کیلئے میں کھڑی ہوں کہ ان کو پینڈنگ کر دیا جائے۔

Madam Deputy Speaker: Agreed, okay.

Ms. Sobia Shahid: Thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Next Question is, اچھا، تو یہ بھی نہیں ہوگا، یہ بھی ثوبیہ شاہد کا ہے 2800، تو

اس کے بعد کونسا ہے؟ د د د نہ پس کوم یو دے؟

Sorry, such a big answer for that one, okay. Next is also Sobia Shahid. Next is Rashida Rifat Bibi. Today is all women day.

\* 2845 \_ محترمہ راشدہ رفعت: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ضلع نوشہرہ میں تمام پوسٹوں پر ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف متعین ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں صفائی کا عملہ تعینات ہے مگر اس کے باوجود صفائی کا انتظام انتہائی ناقص ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ ہسپتال میں متعین سٹاف کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز سٹاف کی کمی یا آسامیاں خالی ہونے کی وجوہات بتائی جائیں؛

(2) مذکورہ ہسپتال میں صفائی کے ناقص انتظام کی وجہ بھی بتائی جائے؟



جناب شہرام خان { سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی) } : (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ہسپتال ہذا میں صفائی پر بیس ملازم مامور ہیں جو باقاعدگی سے ہسپتال کو صاف رکھتے ہیں۔

(ج) (1) مذکورہ ہسپتال میں متعین سٹاف و خالی آسامیوں کی تفصیل نیچے ٹیبل میں درج ہے، مزید برآں جہاں تک خالی آسامیوں کو پر کرنے کا تعلق ہے تو محکمہ صحت نے خالی آسامیوں خصوصاً ڈاکٹرز اور سپیشلسٹ کیڈر کو پر کرنے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

(i) ڈاکٹروں کو راغب کرنے کیلئے خصوصی مالی مراعات دی ہیں۔

(ii) ڈاکٹروں اور سپیشلسٹ حال ہی میں کنٹریکٹ بنیادوں پر مختلف اور دور دراز ہسپتالوں میں تعینات کئے گئے ہیں جس کیلئے پبلک سروس کمیشن سے باقاعدہ این او سی لی گئی ہے۔

(2) اس کا جواب جز (ب) میں درج ہے۔

#### STAFF POSITION DHQ HOSPITAL NOWSHERA

| S.NO. | NAME OF POST          | BPS | SANCTION POSTS | FILLED IN | VACANT POSTS |
|-------|-----------------------|-----|----------------|-----------|--------------|
| 1     | MS                    | 19  | 01             | 01        | ---          |
| 2     | Deputy Director(Admn) | 18  | 01             | 0         | 01           |
| 3     | Chief Medical Officer | 20  | 01             | 0         | 04           |
| 4     | PMO                   | 19  | 10             | 06        | 04           |
| 5     | Children Specialist   | 19  | 01             | 01        | 00           |
| 6     | Dental Surgeon        | 19  | 01             | 0         | 01           |
| 7     | ENT Specialist        | 19  | 01             | 01        | 00           |
| 8     | Eye Specialist        | 19  | 01             | 01        | 00           |
| 9     | Gynecologist          | 19  | 01             | 00        | 01           |
| 10    | Orthopedic Surgeon.   | 19  | 01             | 01        | 00           |
| 11    | Physician             | 19  | 01             | 01        | 00           |
| 12    | Pathologist           | 19  | 01             | 01        | 00           |
| 13    | Anesthetist           | 18  | 01             | 00        | 01           |
| 14    | Cardiologist          | 18  | 01             | 01        | 00           |
| 15    | Chest Specialist      | 18  | 01             | 01        | 00           |
| 16    | Radiologist           | 18  | 01             | 01        | 00           |
| 17    | Psychiatrist          | 18  | 01             | 01        | 00           |
| 18    | Skin Specialist       | 18  | 01             | 01        | 00           |
| 19    | Surgeon               | 18  | 01             | 01        | 00           |
| 20    | SMO                   | 18  | 11             | 01        | 10           |
| 21    | Blood Bank Officer    | 17  | 01             | 01        | 00           |
| 22    | Medical Officer       | 17  | 24             | 24        | 00           |

|    |                                |    |    |    |    |
|----|--------------------------------|----|----|----|----|
| 23 | Senior CT<br>(Pharmacy)        | 17 | 01 | 01 | 00 |
| 24 | Homo doctor                    | 16 | 01 | 00 | 01 |
| 25 | Hakim                          | 16 | 01 | 01 | 00 |
| 26 | Charge Nurse                   | 16 | 62 | 62 | 00 |
| 27 | Office Assistant               | 14 | 01 | 01 | 00 |
| 28 | Senior CT<br>(Pharmacy)        | 14 | 01 | 00 | 00 |
| 29 | Senior CT<br>(Pathology)       | 14 | 01 | 01 | 00 |
| 30 | Senior CT (Dental)             | 14 | 01 | 01 | 00 |
| 31 | Computer Operator              | 12 | 02 | 02 | 00 |
| 32 | Senior CT<br>(Anesthesia)      | 12 | 01 | 01 | 00 |
| 33 | Senior CT<br>(Pathology)       | 12 | 03 | 03 | 00 |
| 34 | Senior CT<br>(Radiology)       | 12 | 01 | 01 | 00 |
| 35 | Senior CT<br>(Surgical)        | 12 | 01 | 01 | 00 |
| 36 | Senior CT<br>(Pharmacy)        | 12 | 05 | 05 | 00 |
| 37 | JCT (Anesthesia)               | 09 | 01 | 01 | 00 |
| 38 | JCT (Pathology)                | 09 | 01 | 01 | 00 |
| 39 | JCT (Radiology)                | 09 | 03 | 03 | 00 |
| 40 | JCT (Surgical)                 | 09 | 02 | 02 | 00 |
| 41 | JCT<br>(Ophthalmology)         | 09 | 01 | 01 | 00 |
| 42 | JCT (Dental)                   | 09 | 01 | 01 | 00 |
| 43 | JCT (Cardiology)               | 09 | 02 | 01 | 01 |
| 44 | JCT (Pharmacy)                 | 09 | 14 | 14 | 00 |
| 45 | Female JCT<br>(Dental)         | 09 | 02 | 01 | 01 |
| 46 | Female JCT<br>(Pharmacy))      | 09 | 01 | 01 | 00 |
| 47 | Female JCT<br>(Radiology)      | 09 | 03 | 03 | 00 |
| 48 | Female JCT<br>(Anesthesia)     | 09 | 02 | 02 | 00 |
| 49 | Female JCT<br>(Cardiology)     | 09 | 02 | 02 | 00 |
| 50 | Female JCT<br>(Surgical)       | 09 | 03 | 02 | 01 |
| 51 | Female JCT<br>(Dialysis)       | 09 | 01 | 01 | 00 |
| 52 | Female JCT<br>(Physiotherapy)) | 09 | 01 | 01 | 00 |
| 53 | Senior Clerk                   | 09 | 01 | 01 | 00 |
| 54 | Junior Clerk                   | 07 | 03 | 03 | 00 |

|                 |                      |    |            |            |           |
|-----------------|----------------------|----|------------|------------|-----------|
| 55              | Electrician          | 06 | 01         | 00         | 01        |
| 56              | Store Keeper         | 05 | 02         | 02         | 00        |
| 57              | Driver               | 04 | 04         | 04         | 00        |
| 58              | Generator Operator   | 04 | 01         | 01         | 00        |
| 59              | Nurse Dai            | 04 | 01         | 01         | 00        |
| 60              | Tube Well Operator   | 03 | 01         | 01         | 00        |
| 61              | Blood Bank Attendant | 03 | 01         | 01         | 00        |
| 62              | Dai                  | 03 | 03         | 03         | 00        |
| 63              | Laboratory Attendant | 03 | 02         | 02         | 00        |
| 64              | Nursing Orderly      | 03 | 01         | 01         | 00        |
| 65              | Ward Aya             | 03 | 01         | 01         | 00        |
| 66              | X-Ray Attendant      | 03 | 02         | 02         | 00        |
| 67              | Ward Orderly         | 03 | 11         | 11         | 00        |
| 68              | Ward Orderly         | 02 | 10         | 10         | 00        |
| 69              | Ward Attendant       | 02 | 20         | 20         | 00        |
| 70              | Behshti              | 02 | 03         | 03         | 00        |
| 71              | Chowkidar            | 01 | 12         | 12         | 00        |
| 72              | Mali                 | 01 | 03         | 03         | 00        |
| 73              | Naib Qasid           | 01 | 01         | 01         | 00        |
| 74              | Sweeper              | 01 | 20         | 20         | 00        |
| <b>Total: -</b> |                      |    | <b>290</b> | <b>266</b> | <b>24</b> |

محترمہ راشدہ رفعت: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ سپیکر صاحبہ۔ میڈم، یہ میرا کونسلنگ ڈیڑھ سال پرانا ہے اور ایک دفعہ میں موجود نہیں تھی تو وہ Lapse ہو گیا تھا پھر یہ دوبارہ جمع کرایا، اس کے بعد ایک سال گزرنے کے بعد یہ دوبارہ آیا۔ اس میں جو جواب تھا، اس میں بھی وہی جواب ہے، ہنوز اس کی وہی کیفیت ہے جو ڈیڑھ سال پہلے تھی، نوشہرہ کے ہاسپٹل میں ڈاکٹرز کی کمی ہے اور بعض شعبے میڈم! بہت حساس ہوتے ہیں، اس میں آپریشن بھی ہوتے ہیں۔ چونکہ آپریشن تھیٹر موجود ہے، سرجن بھی موجود ہے لیکن انیسٹتھیزیا دینے والا ڈاکٹر وہاں موجود نہیں ہے، میرے پوچھنے پر ایم ایس صاحب نے بتایا کہ ہمارے ہاں بہت Experienced Technicians موجود ہیں، وہ انیسٹتھیزیا دے دیتے ہیں اور بس پھر ہم آپریشن کر دیتے ہیں، اس لئے کہ بہت زیادہ لوگ اس طرح کی پوزیشن میں آتے ہیں کہ آپریشن کرنا بڑا ضروری ہوتا ہے اور مسلسل یہ پوسٹ خالی ہے لیکن وہ تو دیتے ہیں انیسٹتھیزیا لیکن میڈم! یہ ہے تو بہت رسک، رسک ہے نا، یہ کوئی ٹیکنیشن کو لے لیں تو اس کی ڈاکٹر بننے کی ضرورت ہی کیا ہے، کیوں کوئی اس میں سپیشلائزیشن کرے، سپیشلسٹ کی آپ کو ضرورت ہو، اگر ضرورت ہو تو بتادیں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام صاحب۔

محترمہ راشدہ رفعت: اور اس کے علاوہ بھی دوسری بات میں پوری کر لوں، یہ صفائی کی صورت حال بھی اس میں ناقص ہے اور اس میں جواب دیا گیا ہے، میں نے پوچھا تھا کہ کیوں ناقص ہے؟ اور اس میں جواب دیا گیا کہ ہاں، بیس ملازمین ہیں اور وہ صفائی کرتے ہیں اور لوگوں کی شکایت پر میں وہاں ہاسپٹل میں گئی تھی، صفائی کی حالت ناقص ہے، وہاں واش روم کا تو برا حال ہے، باقی سب چیزیں، وارڈز بھی ایسے ہیں کہ کا کروچ بھی چل رہے ہوتے ہیں بستروں پر، میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیوں؟ یہ آپ کے ملازمین بیس جو ہیں، یہ کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا، ایم ایس صاحب نے کہا کہ وہ تو بڑے Up to date اور ہم سے زیادہ ان کی اچھی حیثیت ہوتی ہے، وہ آتے ہیں تو انہیں تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا کہ آپ یہ کام کریں، میں نے ان کو کہا کہ آپ کے ہیں تو آپ ان کو ضرور کہیں، چاہے ان کی حیثیت کچھ بھی ہے، نہیں نہیں، یہ بڑے بڑے سفارشوں والے ہوتے ہیں، ہمارے قابو میں یہ نہیں ہوتے ہیں اور یہ آتے ہیں، حاضری لگاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور پھر Pay لینے کیلئے ہر مہینے آجاتے ہیں اور سالہا سال سے یہ سلسلہ جاری ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شہرام صاحب۔

سینیئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): سپیکر صاحبہ، شکریہ۔ ایم پی اے صاحبہ نے کونسن کیا ہے، ایک تو یہ ہے کہ انسٹیتھیزیا، آپ خود بھی ڈاکٹر ہیں، Recently جب حکومت بنی اور ڈاکٹرز کی، سپیشلی میڈیکل آفیسرز کی جب بات ہوئی تو اس میں جب ہم نے دیکھا کہ مارکیٹ میں انسٹیتھیزیا، ریڈیالوجی، پیٹھالوجی اس کے ڈاکٹر مل ہی نہیں رہے اور یہ ایسی Specialty ہے، جہاں پہ مارکیٹ میں Availability ان ڈاکٹرز کی بہت زیادہ کم ہے اور ہے بھی، تو بڑی Cities میں ہے، Far flung areas میں ان کو جانا یا ان کو Attract کرنا، تو Recently جو ہم نے Pay package بڑھایا ہے، اس میں اسی چیز کو Tackle کرنے کیلئے کہ جب ہم ایڈورٹائز کریں تو وہ Specialty کے لوگ آئیں جن کی ہمیں سب سے زیادہ ضرورت ہے تو اس کیلئے Already ہم نے 'ری ایڈورٹائز' کیا ہے And I am hopeful کہ جو ہم نے پیکیج Offer کیا ہے کہ اس سے کافی لوگ جو ہیں، وہ Specialty اور باقی بھی اس میں آئیں گے انشاء اللہ، I am very hopeful، سپیشلسٹس کے ابھی انٹرویوز چل رہے ہیں تو جیسے یہ

اسی مہینے کمپلیٹ ہونگے تو ان شاء اللہ اس سے ہمیں Clarity آجائیگی۔ دوسری بات جو انہوں نے کی، دیکھیں ان کی بات سے میں اتفاق بالکل کرتا ہوں کہ اگر یہ کہہ رہی ہیں کہ کہیں پر صفائی کا مسئلہ ہے، ایک نوشہرہ ڈی ایچ کیو ہاسپٹل بہت ہی خستہ حالت میں ہے، پرانا ہے، اس کیلئے ہم نے ابھی پی سی ون اور چند اور ہاسپٹلز ہیں صوبے میں اور باقی اور کو بھی کر رہے ہیں، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل جس کی ہم Face lift کر رہے ہیں، Renovation کر رہے ہیں، اس میں Uplift کر رہے ہیں، اس کیلئے پی سی ون Already پی ڈی ڈبلیو پی چلا گیا ہے تاکہ اس کی جو خستہ حالت ہے، وہ بہتر ہو سکے اور اس میں Proper renovation ہو سکے تو اس حالت میں خود بھی گیا تھا، ہاں پھر بھی یہاں پہ جو سٹاف ہے، میں یہاں پہ فلور آف دی ہاؤس کلیئر کر دوں کہ وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ایمپلائیز ہیں، جو کام نہیں کرے گا اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کریں گے، وہ خواہ کسی کی بھی اس کو سپورٹ ہو یا نہ ہو یا جو جو بھی، اس سے ہمارا کوئی Concern نہیں، ہمارا Concern یہ ہے کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ایمپلوائی ہے، وہ کام کرے گا۔ بہر حال آپ کا ایشو/ پوائنٹ میں نے نوٹ کر لیا ہے اور میں اپنی ٹیم Monday کو ہی بھیج دوں گا، انشاء اللہ جا کے چیک بھی کر لیں گے اور پراپر رپورٹ، اور جو نہیں کرے گا اس کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی انشاء اللہ۔

Madam Deputy Speaker: Next one, Aurangzeb Nalotha Sahib, he was here-----

محترمہ آمنہ سردار: سپیکر صاحبہ!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، لیس، یہ مائیک ان کا آن کر دیں۔

محترمہ آمنہ سردار: شکر یہ، سپیکر صاحبہ۔ اس میں دو Pages لگے ہوئے ہیں، 3006 کونسلر کے اور Interestingly دونوں کے Answers different ہیں۔ اگر آپ دیکھ لیں کہ محکمے نے ہی جواب دیا ہے، ایک کا جواب دیا ہے کہ جی ریجنل جو سنٹر ہے، اس کی رجسٹریشن نہیں کی گئی ہے، دوسرے میں بتایا ہوا ہے کہ کی گئی ہے تو یہ اس قسم کا Blunder میرا خیال ہے محکموں کو نہیں کرنا چاہیے، یہ بڑا ایک Important forum ہے، اس کے اوپر جب بھی جواب دیں تو ان کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ دوسری ریکوریسٹ میں یہ کرنا چاہوں گی کہ سردار اور نگزیب نلوٹھا صاحب نے ریکوریسٹ کی ہے کہ ان کے

کو سچیز کو پینڈنگ کر دیا جائے، Because وہ بھی اکبر حیات صاحب مرحوم کے تعزیتی ریفرنس میں گئے ہوئے ہیں۔ تھینک یو، جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تو یہ پینڈنگ ہو گیا ان کے، Next one، نیکسٹ بھی اور نگزیب نلوٹھا صاحب کا ہے۔  
مولانا مفتی فضل غفور صاحب! پلیز، کونسلر نمبر لبر او وایہ بنہ؟  
مولانا مفتی فضل غفور: کونسلر نمبر 2846۔

\* 2846 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام، اے ڈی پی برائے مالی سال 2013-14 میں مختلف منصوبوں میں کتنے فیصد منصوبوں پر کام ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقی): (الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام، اے ڈی پی برائے مالی سال 2013-14 میں کل 989 منصوبوں میں سے 623 منصوبوں پر کام ہوا ہے، 63% کل منصوبوں کیلئے مختص شدہ 83.00 بلین روپوں سے 66.00 بلین روپے 623 منصوبوں پر خرچ ہوئے، اس طرح اخراجات کی مد میں کل 80% ترقیاتی فنڈز خرچ ہو سکے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم سپیکر، دا کوم سوال چہی ما کرے دے نو جواب ماتہ ملاؤ شوے دے خودیکبھی زما یو سپلیمنٹری کونسلر دے جی۔ دوئی وائی چہی پہ financial year 2013 and 2014 پہ دہی صرف 63% منصوبو باندہی کار شوے دے، باقی باندہی نہ دہی شوے۔ It means چہی دا خودہی صوبہی تہ دیر لوئے نقصان او تاوان رسولہی شوے دے خوبیا پہ 80% چہی کوم دے نو فنڈ Utilize شوے دے او 20% نہ دہی Utilize شوے نو دہی دوئی ماتہ وجوہات او بنائی چہی دا ولہی نہ دہی Utilize شوے، اہلیت پہ چا کبھی نشتہ دے، صلاحیت پہ ادارہ کبھی نشتہ دے، حکومت کبھی نشتہ دے، خہ وجوہات دی او دہی نہ Utilize کولو د وجہ نہ چہی کوم نقصان او خسارہ او تاوان چہی کوم دے نو دہی صوبہی تہ ملاؤ شوے دے، ہغہ بہ شوک Own کوی، شکر یہ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، شوکت کامائیک آن کر دیں۔ ان کا، پلیز سٹار صاحب کامائیک آن کر دیں۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، میڈم۔ یہ 14-2013 اے ڈی پی کے متعلق، کے حوالے سے سوال ہے۔ میڈم! ہم اپنے حلقوں میں دیکھتے ہیں، پورے صوبے کے حوالے سے انہوں نے جو گلز دیئے ہیں، 14-2013 کا بجٹ ہمارا پہلا بجٹ تھا، اس میں جو ترقیاتی منصوبے تھے، ہمارے صوبے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ 80 پر سنٹ اس پہ خرچ ہو گئے ہیں، حالانکہ منصوبوں کے ٹینڈرز 14-2013 کے ابھی ہو رہے ہیں۔ یہ بات ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں کہ 14-2013 کی بعض سکیموں کی Approval نہیں ہوئی ہے، بعض ٹینڈرز پراسیس پہ ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ 80 percent utilize ہوا ہے۔ یہاں ممبران اسمبلی بیٹھے ہیں، مختلف حلقوں میں مجھے کوئی بتائے کہ کوئی ایک سکیم Complete ہوئی ہے، 150 percent اس پہ کام ہوا ہے تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ 80 percent کام ہوا ہے، یہ ٹوٹل مطلب غلط بات ہے۔ میڈم سپیکر، تاریخ میں یہ بات ہوگی کہ 2013 سے 2016 تک ہم نے ایک بہت بڑا Development space پیدا کیا اس صوبے میں، یہ پراجیکٹس سارے Sick projects میں چلے جائیں گے، ان کیلئے Allocation کم ہے، جب ان کی Cost بڑھے گی تو 2016 میں چار گنا اس میں اضافہ ہوگا، وہ کون پورا کرے گا؟ میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں حکومت سے کہ یہ جو Space پیدا ہوگا، یہ Sick projects میں چلے جائیں گے تو اس کیلئے یہ بجٹ کہاں سے لائیں گے اور یہ سکیمیں کیسے مکمل کریں گے؟ یہ Impossible ہے۔

Madam Deputy Speaker: Okay, just one minute, supplementary.

جناب محمد عصمت اللہ: نہیں، میری تجویز ہے کہ اس کو متعلقہ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عصمت اللہ صاحب! عصمت اللہ صاحب!

جناب محمد عصمت اللہ: پوری چھان بین ہو، صوبے کا اس میں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دی سرہ Related دے عصمت اللہ صاحب؟

جناب محمد عصمت اللہ: اس کو سٹیٹنگ کمیٹی میں بھیجا جائے، جی متعلقہ۔

Madam Deputy Speaker: Just one minute, okay. Shaukat Yousafzai please, let him answer and then I will give you time again.

جناب عبدالستار خان: Under the rule ہم نے نوٹس دے دیا ہے۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: آپ رولنگ دے رہے ہیں، اس کی ضرورت نہیں ہے کہ جواب دے دیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جو محکمے کی طرف سے جواب دیا گیا ہے، دیکھیں آپ معزز ممبران اسمبلی ہیں، ہم آپ کا احترام کرتے ہیں، یہ Written جواب آیا ہے، اگر آپ کو کہیں لگتا ہے کہ اس میں حقیقت نہیں ہے یا اس میں کوئی مسئلہ ہے تو اسمبلی میں ہم Open ہیں، ہم تو آپ سے کوئی چیز چھپانا نہیں چاہتے، یہ جو Written آپ کو دیا گیا ہے، اسمبلی میں یہ باقاعدہ محکمے کی طرف سے Written جواب آیا ہے، اگر آپ کو اس پر اعتراض ہے، کہاں اعتراض ہے؟ ہم اس کیلئے Open ہیں، کوئی ایشو نہیں ہے، اس میں یہ صوبہ ہے، ہمارا صوبہ ہے، اس صوبے میں ہم کہیں کوئی چیز ماضی کی طرح چھپانا نہیں چاہتے۔ ٹھیک ہے ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں وہ تو الگ، وہ تو آپ کو سپیکر کو جس سیشن کیلئے آپ کو کچھ دینا پڑے گا جس چیز پر آپ ڈسکشن کرنا چاہ رہے ہیں، آپ کا حق ہے، آپ کریں، درخواست دیں، کچھ بھی کریں لیکن یہ جو کوسچن ہے، اس پر آپ کو جو محکمے نے جواب دیا ہے، بالکل ٹھیک جواب دیا ہے، اگر آپ کو اس پر اعتراض ہے تو آپ کو جہاں پر اعتراض ہے، جس منصوبے پر آپ کو اعتراض ہے، وہ Define کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Sorry, what did you say? شہ و ایسے تاسو؟

جناب محمد عصمت اللہ: یہ شوکت یوسفزئی صاحب کے بجائے اگر کابینہ کا کوئی ممبر جواب دے، ہاؤس میں تو وہ زیادہ ذمہ دارانہ ہوگا۔

Madam Deputy Speaker: Shaukat Yousafzai Sahib is the parliamentary secretary and he is a part of the cabinet.

آپ نے کہا کہ کوئی ممبر، He is parliamentary secretary and he has got the right to answer، پارلیمانی سیکرٹری کو Right ہے کہ Answer دے۔

جناب محمد عصمت اللہ: اور جو کابینہ کا ممبر ہوتا ہے، اس کا باقاعدہ ایک حلف نامہ ہوتا ہے، اس میں بہت بڑا فرق ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔ آپ دیکھیں، اگر ایک ایک بولیں گے، مجھے سمجھ آئے گی، اگر میں چار مائیک ایک جگہ آن کر دوں گی، Otherwise چاروں بولیں پھر، اوکے، شوکت یوسفزئی۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: میں سمجھتا تھا کہ میرے لئے مسئلہ اس طرف ہے، میرے لئے مسئلہ اس طرف بھی ہے۔



محترمہ ڈپٹی سپیکر: فضل غفور صاحب! نیکسٹ کونسیجین۔

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم، اگر اس کونسیجین کو آپ Detailed discussion کیلئے منظور کرتے ہیں، جس طرح عبدالستار صاحب نے آپ کو Application دی ہے تو بہتر ہو گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اود کری،

Shaukat Sahib, Detailed discussion, do you want?

جناب شوکت علی یوسفزئی: میرے خیال سے جی، اس کونسیجین پہ Detailed discussion کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ دیکھیں محکمے نے اگر غلط جواب دیا ہے تو آپ اس پہ بحث کر سکتے ہیں نا، آپ جس بنیاد پہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جواب غلط ہے، آپ Written دے دیں نا، آپ Written دے دیں، کہاں پہ غلط ہے آپ کو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Okay, just one minute, یہ میری طرف آپ سنیں، سوال نمبر 2846 کو رول 48 کے تحت اسمبلی میں تفصیلی بحث کیلئے، Detailed discussion کیلئے دے رہے ہیں ہم۔  
Next one, Mufti Ghafoor Sahib!

مولانا مفتی فضل غفور: اس سوال کو۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز، یہ سوال نمبر ذرا پڑھا کریں۔

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ ابھی مجھے جواب ملا ہے، اس کو پینڈنگ رکھیں، میں نیکسٹ سیشن میں اس کو تفصیل سے پڑھ کر پھر اس پہ کوئی وہ۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Okay, pending.

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

2901 \_ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ PK-47 ضلع ایبٹ آباد میں بی ایچ یو لنکڑیال اور بی ایچ ہیرلاں اور ڈسپنسری چندو میراچسر اور ہاڑی کھیتر صوبائی حکومت کے زیر کنٹرول چل رہے ہیں جن کے حالات بہت خراب ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت ان بی ایچ یوز اور ڈسپنسیوں کی حالت کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

شہرام خان { سینئر وزیر (صحت و انفارمیشن ٹیکنالوجی) } : (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو ایم اینڈ آر کی مد میں PK-47 کی حدود میں سول ڈسپنسری چھڑک لیا لہ پائیں کی مرمت کیلئے تین ملین روپے اور چھڑ ڈسپنسری کیلئے پانچ ملین روپے مہیا کئے گئے ہیں جبکہ بی ایچ یو لنگڑیال کی مرمتی لاگت کے تمام کاغذات مورخہ 08-01-2016 کو موصول ہوئے ہیں۔ مزید برآں PK-47 کی حدود میں بنیادی مرکز صحت ہیرلاں میرلاں اور سول ڈسپنسری چندو میرا، ہاڑی کھیتر کی مرمتی کے کام سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے مالی سال 2017-18 میں شامل کئے گئے ہیں۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): زہ یوریکویسٹ کول غوارم۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Questions / Answers session finished. Okay, if you want the resolution.

وہ تو آج نہیں ہو سکتیں اور اگر کوئی اور پوائنٹ آف آرڈر ہے تو وہ کر لیں۔ اوکے، ان کا مائیک آن کر دیں، قاسم صاحب کا مائیک آن کر دیں۔

مشیر برائے جیلخانہ جات: شکریہ، میڈم سپیکر۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میڈم سپیکر! د پاکستان پہ تاریخ کبھی یو داسی قسم دا یو سکیم روان دے چھی ہغی تہ سی پیک وائی، د چائنا پہ مدد سرہ دے پاکستان کبھی نن پہ اربونو ڈالرے روپی لگی، مونبر د جنوبی اضلاع خلق صرف دو مرہ پورے خبرہ کوڑ چھی دیس زمونبر دے، ہاٹ لائن کبھی مونبر یو او جنوبی اضلاع پہ دیکبھی چھی کوم دے، نظر انداز دی او ہلتہ کبھی چھی کوم تشویش دے، د جنوبی اضلاع قیادت چھی دے، مختلف سیاسی پارٹیانو بار بار میتھنگونہ کری دی او انشاء اللہ د ڈیر لوٹی تحریک چلولو پروگرام دے کہ چرے مونبرہ دغہ شے سر تہ او نہ رسولو او جنوبی اضلاع تہ حصہ ورنہ کری، مونبر غوارو، دلته کبھی مونبر دا قرار داد چھی کوم تاتہ مخکبھی نہ درسولے وو، دا تھیک دہ چھی تہ بہ مونبر تہ اجازت نہ راکوی، زہ بہ د رول معطل کولو درخواست کوم، مونبر غوارو چھی دا قرار داد اورسی خکہ چھی د مشترکہ پارلیمنٹ اجلاس دے جی، مونبر تہ د گیارہ تاریخ راہسی د جنوبی اضلاع عوامو دا فیصلہ کری دہ چھی ہلتہ کبھی بہ باقاعدہ خئی او دا احتجاج بہ کوئی، دا ڈیفنس لائن دے، جنرل اسلم بیگ پہ خپل رپورٹ کبھی لیکلی دی چھی دا اوس چھی انڈس ہائی وے دہ چھی دا ڈیر ضروری دہ، نن چھی د

ویسٹ کوم کارپوریٹور دوئی پہ کوم طرف باندھی لگیا دی نو مونبر دا درخواست کوؤ چھی دا باقاعدہ پہ دھی ہاؤس کبھی مونبر۔ تہ د قرار داد پیش کولو اجازت را کھی او دا مونبر چھی کوم Western corridor دے، د دھی آئی خان نہ پشاور پورپی، د ٹیکسلا نہ ترناول او دھی سرہ د سی پیک چھی کوم Full equipments دی او تھول انڈسٹریل اسٹیٹس دی او پارکس دی د تھولی صوبی، دیکبھی د صوبی خیر دے، دا صوبہ جنگ زدہ صوبہ دہ، دھی صوبی سرہ دیر مخکبھی ظلم شوے دے او اوس ظلم لگیا دے نو دا تھول پارلیمانی لیڈرز، تھولی پارٹی مو خپلہ Contact کری دی، مونبر دا درخواست کوؤ او انشاء اللہ العزیز دا زمونبر تھول ملگری، زہ د پارلیمنٹ دھی ممبرانو تہ دا خواست کوم چھی راشی مونبر سرہ لاس کبھی لاس ورکری او مونبر سرہ پہ دیکبھی ملگریا وکری۔ د وزیر اعلیٰ صاحب زہ شکر گزاریم، ہغوی باقاعدہ دا شے د مرکزی حکومت سرہ Take up کرے دے او باقاعدہ احسن اقبال وزیر منصوبہ بندی او ترقیات تہ لیکلی دی او ہغی نہ بعد دا جواب ورغلے دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔ بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ، میڈم سپیکر۔ میں آپ کی توجہ انتہائی اہم مسئلے کی طرف لانا چاہتا ہوں، میڈم! پلیز، یو منٹ، یو منٹ، وہ یہ کہ میرے خیال میں پہلے بھی ہم نے اسی ہاؤس میں اسی چیز کو پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ اسمبلی کی موجودگی میں آرڈیننس کا لانا اگرچہ وہ آئینی ہے لیکن جمہوری روایات کی روح کے خلاف ہے اور آج آپ لوگ دیکھ رہے ہیں، خود آپ دیکھ رہے ہیں کہ حکومتی بنچوں کا اشارتاً ان کا باہر جانا، وہ صرف اسی وجہ سے کہ آج یونیورسٹی کے حوالے سے جو آرڈیننس لایا گیا ہے، اپوزیشن کے تمام ممبران نے اور حکومتی ممبران نے بھی صوبے کے وسیع تر مفاد میں امنڈ منٹس لائی ہیں، میڈم سپیکر! اسمبلی کارروائی کو جب ہم دیکھتے ہیں تو جوابات کا غلط آنا، وزراء کا Response اور ان کی موجودگی آپ کے مد نظر ہے اور پھر یہ کوشش کہ آج حکومتی ذمہ داران اپنے ممبران کو اشارے کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ باہر چلے جائیں اور میرے خیال میں ہمارے Opposite جو حکومتی بنچوں کے لوگ ہیں، وہ ایک ایک کر کے باہر چلے گئے ہیں۔ ادھر سے تو یہ جواب ہمیں مل رہا ہے کہ نہیں ہم کسی چیز کو چھپا نہیں رہے ہیں، ہم چیزوں کو اوپن لارہے ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بدیہی ہے۔ دیکھیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حکومتی ممبران

کے پاس اختیار بھی ہے اور ان کی اکثریت بھی ہے، ان کی عددی اکثریت موجود ہے لیکن حکومت جو ہے، وہ حقیقت کا سامنا نہیں کر سکتی، اب یہ کیا بات ہوئی، یہ تو ایک عجیب قسم کی روایت ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسمبلی روایات کے مطابق یہ ----

(شور)

جناب شوکت علی یوسفزئی: میڈم سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: Let him finish, خیر دے

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر، میڈم سپیکر ----

(شور)

Madam Deputy Speaker: Yes, carry on, let him finish.

جناب سردار حسین: دو دفعہ، دو دفعہ حکومتی ممبران کی طرف سے کورم کی نشاندہی، یہ ہمیں کیا پیغام دے رہے ہیں؟

جناب شوکت علی یوسفزئی: میڈم، کورم پورا نہیں ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ کاؤنٹ کریں ذرا۔

جناب سردار حسین: لہذا میں اپنے میڈیا کے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ یہ جو بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں، دوسرے صوبوں میں جب جاتے ہیں اور میں پلڈاٹ کی اس رپورٹ پہ بھی حیران ہوں کہ آج اخبارات میں آیا ہے کہ گورننس میں، یہ گورننس کا حال ہے؟ آیا آپ لوگ دیکھیں، (تالیاں) یہ گورننس ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ صوبے کی سیاسی اور پارلیمانی تاریخ میں بدترین گورننس ہے اور یہ سب کے سامنے ہے۔ اب یہ کیا بات ہوئی، ممبران تیاری کرتے ہیں، یہاں آئے، اپنی امنٹی منٹس لائے ہیں، مفاد عامہ میں لائے ہیں، حکومت کا اگر اختلاف ہے، حکومتی بنچوں کے اندر اختلافات کی وجہ سے ان کے ممبران اسمبلی نہیں آرہے ہیں، ان کے اختلافات فنڈز کی تقسیم کے اوپر ہیں، ان کے اختلافات اختیارات کے اوپر ہیں، اس کی واضح مثال یہ ہے، اس کی واضح مثال یہ کہ زبردستی جن لوگوں کو لایا جا رہا ہے، اول تو آتے ہیں نہیں، چند لوگ آجاتے ہیں تو پھر ان کو اشارے کرتے ہیں کہ آپ لوگ باہر جائیں، تو یہی گورننس ہے اور

میں تو افسوس کرتا ہوں، پلڈاٹ کی اس رپورٹ پہ بھی حیران ہوں، میرے خیال میں ہمارے پاس صرف یہی ایک Right اور آپ کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں، ہم آپ سے Expect کریں گے، You are not a part of the government, you are not a part of the opposition آپ کسٹوڈین آف دی اسمبلی ہیں، آپ سے انشاء اللہ توقع ہے ہماری اور ہم خوش بھی ہیں، شکر یہ بھی آپ کا ادا کرتے ہیں، میں آج پلڈاٹ کی اس رپورٹ پہ بھی حیران ہوں کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ گورنمنٹ میں خیبر پختونخوا ایک نمبر پہ ہے، خیبر پختونخوا تو مانس میں ہے، صفر پہ بھی نہیں ہے (تالیاں) یہی گورنمنٹ ہے؟ میڈم سپیکر! میں آپ کی رولنگ چاہوں گا، میں آپ سے رولنگ چاہوں گا، یہاں پہ ممبران اٹھتے ہیں، نشاندہی کرتے ہیں، ممبران نشاندہی کرتے ہیں، اس پہ بھی آپ کی رولنگ چاہوں گا اور اس غیر سنجیدگی پہ، اس غیر ذمہ داری پہ، اس غفلت پہ اور میں اگر حکومتی بھائی میرے مائنڈ نہیں کریں گے تو میں حکومتی نا اہلی اس کو کہوں گا، یہ تو حکومتی نا اہلی ہے۔ آپ لوگ رائیٹ ٹوانفارمیشن لاتے ہیں، آپ لوگ کبھی ایک بل لاتے ہیں اور جو منتخب لوگ ہیں، دو کروڑ عوام کا جو منتخب جرگہ ہے، ان کو آپ Face نہیں کر سکتے ہیں تو یہی آپ کی گورنمنٹ ہے؟ لہذا کبھی ایک حکومتی رکن اٹھتا ہے، کورم کی نشاندہی کرتا ہے اور کبھی دوسرا۔ شکر یہ، میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان صاحب!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و محنت): شکر یہ، میڈم سپیکر۔ سردار بابک صاحب نے دو پوائنٹس اٹھائے، ایک یہ کہ پلڈاٹ کی یہ رپورٹ صحیح ہے کہ گڈ گورنمنٹ میں یہ صوبہ نمبر ون ہے اور دوسری بات یہ کہ Ordinance and legislation، میں دونوں کے اوپر بات کرنا چاہوں گا، وہ یہ کہ لیجسلیشن کے حوالے سے گورنمنٹ کا ایجنڈا ہوتا ہے، وہ بھی چلتی رہے اور اس ہاؤس نے اور اپوزیشن نے یہ اعتراض کیا اور ہم نے Accept کیا کہ لیجسلیشن بلڈوز نہیں کرنا چاہیے، اس کے اوپر ڈیٹیلڈ بحث ہونی چاہیے تاکہ لیجسیشن کے اندر غلطیاں نہ ہوں۔ جو یونیورسٹی ایکٹ ہے، اس کو Detailed discussion کیلئے آپ کے سامنے رکھا جائے گا اور یہ (مداخلت) Detailed discussion کیلئے آپ کے سامنے رکھا جائے گا اور ایسی کوئی بات نہیں ہوگی کہ گورنمنٹ Malafide کے اوپر اس کو

بلڈوز کرے گی لیکن جہاں گڈ گورننس کی بات ہے، وہ یہی لیجسلیشن ہے جس کی وجہ سے جتنے ادارے بنے، جس کی وجہ سے 'ڈی سنٹرلائزیشن' ہوئی، جس کی وجہ سے Devolution ہوئی، جس کی وجہ سے گورنمنٹ کی Efficiency enhance ہو گئی، اب اپوزیشن کا یہ اعتراض کیونکہ میڈم سپیکر! دو باتیں، ایک تو 18<sup>th</sup> Amendment کے بعد سے صوبے کو بہت زیادہ لیجسلیشن پینڈنگ تھی اور شکر الحمد للہ کہ اس حکومت نے بروقت وہ جتنی بھی ضروری لیجسلیشن تھی، وہ ساری پوری کی ہے۔ دوسری بات یہ کہ لیجسلیشن جس طرح اپوزیشن نے پہلے بھی یہ بات کی کہ لیجسلیشن Haste میں نہیں ہونی چاہیے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر لیجسلیشن کو آگے پیچھے، اس کے کوئی پوائنٹس، جو کنسرنڈ لوگ ہیں جو ادارے سے تعلق رکھتے ہوں، چاہے کوئی بھی لیجسلیشن ہو، یونیورسٹی ایکٹ کے حوالے سے یونیورسٹی کے لوگوں کے ساتھ کوئی بات کرنے کیلئے کوئی تاخیر اگر ہو جائے جو Stakeholders ہیں، ان سے بات ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ Effective legislation ہوگی، اس میں Malafide involve نہیں ہے۔ جو بات ہے کہ گورننس میں ایسی کوئی مثال ملتی نہیں ہے کہ میں اس کو Compare کروں اس گورننس سے، لیکن جو سردار بابک صاحب کی پچھلی حکومت میں ان کی جو کارکردگی کے حوالے سے میں کہاں سے بات اٹھاؤں؟ ٹرانسپیرنسی کی رپورٹ بھی موجود ہے، ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی رپورٹ بھی موجود ہے، پلڈاٹ کی رپورٹ بھی موجود ہے اور وہ ایسے نہیں کہتے، ان کی بات کوئی ایسی نہیں ہوتی کہ وہ ویسے ہی ایک بیج کے اوپر لکھ دے کہ فلاں بندہ اچھا ہے، یہ حکومت اچھی ہے، یہ حکومت بری ہے، وہ ڈیٹیل بتاتے ہیں، وہ ڈیٹیل بتاتے ہیں کہ Pilferage کتنا ہے، کرپشن کتنی ہے، باہر کتنا پیسہ جاتا ہے، کس کے پاس کتنا پیسہ ہے؟ یہ ساری چیزیں وہ اپنی انٹیلی جنس رپورٹس اور ان کے سروے کے مطابق ہوتی ہیں۔ شکر ہے اگر پلڈاٹ کے اوپر بھی سردار بابک صاحب کا اعتراض ہے تو میں کہہ دوں کہ یہ کوئی اور ادارہ بتادیں۔ آج اس ہاؤس میں میں ان کے سامنے بات کروں گا، اس ادارے نے جتنی لیجسلیشن کی، اس لیجسلیشن کے نتیجے میں جتنے ادارے بنے، اس اداروں کے نتیجے میں جتنی Devolution ہوئی، ان اداروں کے نتیجے میں جتنی 'ڈی سنٹرلائزیشن' ہوئی، جس طرح عام آدمی کو Empowered کیا گیا، وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ اگر رپورٹ پڑھ لیں، آپ وہ ساری لیجسلیشن پڑھ لیں، ہم نے پھر بھی یہ بات مان لی کہ بالکل ٹھیک ہے، اگر

آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اتنی زیادہ، 18<sup>th</sup> Amendment کے بعد وہ پینڈنگ لیجسلیشن بھی ضروری ہے اور اگر اس کے اوپر ڈیبٹ بھی ہونی چاہیے تو اس کیلئے بھی ہم تیار ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آرڈیننس ایک حکومت کے ایجنڈے اور کام کو چلانے کیلئے Temporary arrangement ہے، لیجسلیشن اس ہاؤس سے ہوگی، سردار بابک صاحب کے سامنے پڑے گی اور یہ اس کے اوپر Arguments دیں گے اور اس کے اوپر جو ہیں نا پھر بات ہوگی۔ میڈم سپیکر، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں، اگر ہم اس ڈیبٹ میں پڑ جائیں غیر ضروری، ہاؤس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ Effective legislation کیلئے Stakeholders کو، میں Overall کی بات کر رہا ہوں، Stakeholders کو اعتماد میں لینے کیلئے ان سے بات کرنے کیلئے، یہ اس ہاؤس کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ کے اوپر پریشر لیجسلیشن کا ہے، اسلئے کہ ساری پینڈنگ لیجسلیشن 18<sup>th</sup> Amendment کے بعد سے پڑی ہوئی ہے اور گورنمنٹ نے اپنا ایجنڈا بھی آگے، اپنا Manifesto بھی آگے کرنا ہے، اس کے اندر کوئی Malafide نہیں اور اگر کوئی Malafide ہے تو یہ Pinpoint کر کے بتادیں، آرڈیننس سردار بابک صاحب اس ہاؤس کے پہلے بھی ممبر رہے ہیں، کانسٹی ٹیوشن کا مجھے پتہ ہے کہ ان کو پتہ ہے، Sprit of the Constitution میں آرڈیننس ہوتا کس لئے ہے، لیجسلیشن کب Accept کی جاتی ہے، اختیار کس کے پاس ہے؟ لہذا چیزوں کو Mix کرنے کی ضرورت نہیں، یہ ہاؤس فیصلہ کرے گا، یونیورسٹی ایکٹ یا کسی بھی ایکٹ کے بارے میں آرڈیننس اس گورنمنٹ کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کیلئے Temporary arrangements ہے، اس میں کوئی Malafide نہیں ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ گڈ گورننس کے حوالے سے خیر پختہ نخواستہ کی حکومت نمبرون ہے، کوئی نہ مانے تو اس کے اوپر ہم کوئی اس کو Force نہیں کر سکتے ہیں لیکن اگر دنیامانتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ سب کو ماننا چاہیے۔ شکریہ، میڈم سپیکر۔

### اراکین کی رخصت

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، شاہ فرمان۔ یہ کوئی Leave Applications ہیں: صاحبزادہ ثناء اللہ خان، ایم پی اے، مسماۃ انیسہ زیب، ملک شاہ محمد، اعظم خان درانی، محمد علی، سردار حسین، محمود احمد خان، سردار

ظہور احمد، فضل حکیم خان، حاجی قلندر خان لودھی، محب اللہ، مشتاق احمد غنی، مفتی سید جانان، مسماۃ خاتون

بی بی، عبدالکریم خان، پیشل اسٹنٹ۔ Leave may be granted, agreed?

(تحریک منظور کی گئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

Madam Deputy Speaker: Okay. 'Call Attention Notice': Item No. 7. Yes, call attention, rule 52 (a) to (g) are relevant, okay. Mr. Fakhar-e-Azam Wazir, MPA, to please move his call attention notice No. 720, in the House.

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر صاحبہ، شکریہ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ موجودہ صوبائی حکومت نے۔۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: میڈم! کورم پورا نہیں ہے۔

(شیم شیم کی آوازیں)

جناب فخر اعظم وزیر: یہ دعویٰ اور اعلان کیا تھا کہ صوبے بھر میں یکساں تعلیمی نظام نافذ کیا جائے گا جس سے امیر اور غریب کی تفریق ختم ہو جائے گی۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Fakhar e Azam Sahib, just one minutes, please give me one minute, quorum, you say is not complete?

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کاؤنٹ کریں ذرا پلیز، Just count

(شیم شیم کی آوازیں)

Madam Deputy Speaker: Quorum is not complete.

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اور پلیز، پلیز، ذرا بجائیں دو منٹ کیلئے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Madam Deputy Speaker: The quorum is not completed, so in exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109-----

(Voices: shame, shame)



Madam Deputy Speaker: the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I, Iqbal Zafar Jahgra, Governor of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Friday, the first April, 2016, after conclusion of its business fixed for the day, till such date as may hereafter be fixed. Thank you very much.

---

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)